تصریحات

گذشتہ دنوں کھاتے پیتے گھرانوں کی چند مغرب زدہ آزادی پسند اور بے دین خواتین نے لاہور شہر میں پردے، اسلامی اقدار اور دینی احکام کے خلاف ایک جلوس نکالا جس میں انہوں نے انتہائی نامناسب، غیر شائستہ رویا اختیار کیا۔ دینی اخلاقی، اسلامی اقدار اور شرعی پردے کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ دینی شعار کا مذاق اڑایا۔ علماء کی تضحیک کی بے پردگی کو فروغ دیا۔ عریانی و فحاشی کی تقویت کا باعث بنیں، خواتین کے اس دیدہ دلیرانہ غیر اسلامی طرزِ عمل اور اشتعال انگیزیوں کے خلاف ملک بھر میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ دینی حلقوں، شائستہ خاندانوں، مہذب گھرانوں، دین کی علمبردار جماعتوں، دانشوروں اور علماء کرام میں ان کے ناشائستہ جلوس کے خلاف شدید غم و غصہ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اسمبلی کی ممبر خواتین اور بعض نام نہاد مغرب زدہ ممبرانِ اسمبلی نے عورتوں کے اس جلوس کی حمایت کی لاہور کے مختلف مدارس کے دینی طلباء نے دینی غیرت اور دینی حمیت کا ثبوت دیتے ہوتے عورتوں کے شعائر اسلام کی توہین کے خلاف زبردست جلوس نکالا۔ اخبارات اور پریس میں ایک نیا موضوع چھڑ گیا۔ بعض نام نہاد مغرب زدہ دانشور خواتین نے پردے کو ہندوانہ رسم بتایا۔ بے دین جماعتوں اور بے دین اشخاص اور مغرب زدہ افراد کی اشیرباد ان خواتین کو حاصل ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ قیامِ پاکستان کے مقاصد اور اس کا حصول اگر اسلام یعنی کتاب و سنت کے نفاذ کے لیئے ہے مملکت خداداد پاکستان کا سیاسی پس منظر صرف اور صرف اسلام کے عملی نفاذ کے لیئے ہے۔ تو پھر ان خواتین کی یہ جسارت چہ معنی دارد؟

ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ اور ہم اس کے بکثرت دلائل رکھتے ہیں۔ کہ اسلام کی آمد سے پہلے عورت بے حد مظلوم تھی۔ یہودی، نصرانی، مجوسی، زرتشی کسی بھی سوسائٹی میں عورت کو کوئی مقام حاصل نہ تھا۔ اس کی حیثیت کو کوئی تسلیم کرنے کے لیئے تیار نہ تھا۔ ان مذکورہ بالا

سوسائیٹیوں میں عورت کی حیثیت متروکات سخن سے زیادہ نہ تھی۔ ہندو معاشرہ میں عورت کسی احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی۔ نہ اس کی کوئی حیثیت ہے۔ نہ اس کے کوئی حقوق ہیں بلکہ خاوند کے مرنے کے بعد اسے بھی چتا میں جلا دیا جاتا ہے۔ یا ساری زندگی وہ مجبور و مقہور اور مظلوم و مغلوب بن کر گزارتی۔ یا اسے محض ممتوعہ سمجھی جاتی ہے بعض جہلا عورت کو پاؤں کے جوتے سے تعبیر کرتے تھے۔ مصر اور چین دو مہذب ملک تھے۔ لیکن مصری اور چینی سوسائٹی میں بھی عورت کو کوئی مقام حاصل نہ تھا۔ اسے ایک کھلونے اور دل بہلاوے سے زیادہ حیثیت نہیں دی جاتی تھی۔ ایک ایک آدمی بیسیوں کیا سینکڑوں عورتیں رکھ سکتا تھا۔ ماں باپ کی میراث میں عورت کو کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ خود عرب معاشرے اور عرب سوسائٹی میں عورت کو کوئی حقوق حاصل نہ تھے۔ بلکہ عربوں کی شقاوت قلبی کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ عار سے بچنے کے لیئے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا باعث فخر گردانتے تھے۔ عورت کو ایک ایسی حیثیت قرار دیا جاتا تھا۔ جو تمام انسانی حقوق سے محروم اپنے خاوند کی خدمت میں ہمہ وقت مامور اور خاوند کی مرضی کے خلاف سرِ مو سرتابی نہ کر سکتی ہو۔ ایام ماہواری میں عورت کو انتہائی ذلیل اور ناپاک سمجھا جاتا تھا۔ عورت زینتِ محفل کا ذریعہ اور مرد کی خواہشات کی تکمیل کا باعث سمجھی جاتی تھی۔ عورت کی عزت و آبرو۔ جذبات و خیالات مرد کے نزدیک کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ الغرض اسلام کی آمد سے پہلے کائنات میں سب سے مقہور، مغلوب، مجبور اور مظلوم اگر کوئی طبقہ و خیال تھا۔ تو اسے عورت کہا جاتا۔ چشم کائنات نے عورت کی مظلومیت کی بڑی لرزہ خیز، دردناک داستانیں دیکھی ہیں۔ اسلام وہ پہلا ضابطہ حیات ہے۔ جس نے عورت کو اس کا صحیح مقام دلایا۔ اس کے حقوق و واجبات واضح کیے۔ اس کے تشخص کو اُبھارا۔ اس کے بارے میں مزعومہ نحوست کو ختم کیا۔ اس کی حیثیت کو بلند و بالا کیا اسے نصف انسانیت قرار دیا۔

قرآن پاک وہ پہلا اور آخری صحیفہ آسمانی ہے۔ جس نے عورت کا تشخص اس کا مقام اس کے حقوق اس کے اختیارات۔ اس کی حیثیت۔ اس کی ضرورت و اہمیت۔ اس کے میراث اور اس کی عظمت کو بیان فرمایا۔ اسلام اسے منحوس سمجھنے کی بجائے اس کی سعادت مندیوں کو بیان کرتا ہے۔ اسلام نے اسے مقدس ماں، قابلِ صد احترام بہن، عفت مآب بیٹی۔ اور واضح حقوق، اختیارات رکھنے والی زوجہ محترمہ قرار دیا۔

بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حقوق و اختیارات بھی بیان فرمائے۔ اس کا شرعی اور دینی تشخص بھی بلند کیا۔ اسے زینتِ محفل۔ کھلونا و دل بہلاوہ سمجھنے کی بجائے اس کے شرعی اور دینی حقوق متعین کیئے۔ اس کی عظمتوں، رفعتوں، اور سرفرازیوں کو نہایت زور دار الفاظ میں بیان فرمایا۔ بار بار مسلمان مردوں کو عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں بہتر وہ ہے۔ جو اپنے اہل خانہ کیلئے بہتر ہو۔ حجۃ الوداع کے خطبہ کے موقع پر بھی عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین و تاکید کی۔ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ جو تم کھاؤ وہی اپنی بیویوں کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ خیرکم خیرکم لاھلہ اب بتایا جائے کہ کس معاشرہ کس سوسائٹی، کس طبقہ و خیال نے عورت کو وہ حقوق دیئے ہیں۔ جو اسلام اور بانی اسلام نے دیئے ہیں۔

آج مغرب زدہ خواتین جس مغرب کو تہذیب و تمدن کا امام مانتی ہیں۔ وہ اس وقت جہالت کی ظلمت و تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ یورپ کے اس معاشرہ میں عورت کی حیثیت چوپائے سے بھی بدتر تھی۔ اسلام عورت کو سامان ذیبائش و آرائش، زینتِ محفل، مارکیٹ اور بازار کا سامان سمجھنے کی بجائے اسے شرافت کا پتلہ، نجابت کا مجسمہ اخلاق و کردار کا نمونہ اور گھر کی ملکہ قرار دیتا ہے یورپ نے جب سے عورت کو زینتِ محفل، دل کا بہلاوہ، کھلونا اور محض ممتوعہ قرار دیا ہے۔ ان کی سوسائٹی، تہذیب و شائستگی، شرافت و نجابت، عفت و پاک دامنی اور امن و سکون سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کا گھریلو ماحول اجڑ گیا ہے۔ ان کا معاشرہ اخلاقی عظمتوں، کردار و عمل کی تقدس و عفت سے عاری ہو گیا ہے۔ وہ خلوص و محبت، سکون و قرار، تہذیب و شائستگی جو کسی سوسائٹی کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ آج وہ یورپ کے معاشرے میں جنسِ نایاب ہے۔ بدتمیزی، بداخلاقی، بدکرداری، شرم و حیا سے بغاوت، عفت و پاکدامنی کی پامالی۔ شراب و زنا، اختلاطِ مرد و زن کا وہ لازمہ ہے۔ جو آج یورپ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ کیا ہمارے مغرب زدہ مٹھی بھر مرد و زن متاعِ دین و دانش لٹا کر پاکستان میں ایسا ہی ماحول تیار کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کے لیئے سوچیئے۔ کہ تمہارا قافلۂ زندگی کن راہوں پر چل کر یہاں تک پہنچنا چاہتا ہے؟

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی کیں راہ مے روی ترکستان است

اگر ان مغرب زدہ مٹھی بھر خواتین اور الحاد زدہ حیوانیت پسند مردوں کے نعرہ لیے

پردگی کو تسلیم کر لیا جائے تو قرآنِ پاک جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے انسانوں کے لیئے مکمل ضابطہ حیات اور دستورِ زندگی قرار دیا ہے۔ اس کے فرامین اور احکام کی کیا تعبیر کی جائے گی۔؟ قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے۔

وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآئھن او اٰبآء بعولتھن او ابنآئھن او ابنآء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسآئھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورٰت النسآء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون ٥ (سورۃ نور)

کہ اللہ پاک نے مومن عورتوں سے صاف صاف فرمایا ہے۔ کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اپنی زیب وزینت کو ظاہر نہ کرو۔ اپنے ڈوپٹوں کو اوڑھ کر رکھو۔ مومن عورتیں اپنی زیب وزینت کو اپنے خاوندوں، اپنے باپوں، اپنے سسروں، اپنے فرزندوں اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں یا بھانجوں یا ان کی عورتوں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں۔ الی اخر الایۃ ان کے علاوہ باقی سب مسلمانوں سے مومن عورت کے لیئے پردہ کرنا واجب ہے۔ سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں حکم دیا ہے۔

یا ایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونسآء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفورًا رحیمًا ٥

اے نبی اپنی بیویوں (امہات المؤمنین) بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکایا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تاکہ وہ پہچان لی جائیں۔ اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ اب ان واضح احکام کے بعد بے حجابی کی گنجائش کہاں باقی رہ گئی ہے۔؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پردے کا ذکر بڑے شد ومد سے آتا ہے۔ رسالہ

کے صفحات کی تنگیٔ دامانی تمام احادیث کا تذکرہ کرنے سے مانع ہے۔ البتہ اس کے لیئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک ہی حدیث کافی ہے۔ جو جامع ترمذی میں مذکور ہے۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ وہ اور میمونہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ نابینا صحابی ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ جب وہ واپس تشریف لے گئے۔ تو حضور علیہ السلام نے ہمیں فرمایا کہ تم نے اس سے پردہ کیوں نہیں کیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو نابینا تھا۔ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتا تھا نہ پہچان سکتا تھا۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم بھی نابینی تھیں کیا تم اسے دیکھتی نہ تھیں۔ یعنی جہاں مرد کے لیئے عورت کو نہ دیکھنے کی پابندی ہے۔ وہاں عورتوں کو بھی مردوں کو دیکھنے سے منع فرما دیا گیا۔

تو اس سے بات بالکل واضح ہو گی کہ مسلمان عورت کبھی بھی پردہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔ تفصیلات پھر دوسرے موقع پر بیان ہوں گی۔

سرحد اسمبلی نے پاکستانی مسلمان عورت کے لیئے باپردہ باہر آنے کا بل پاس کر دیا ہے۔ ہم سرحد اسمبلی کے ان غیور مسلمان ممبرانِ اسمبلی کو اس دینی بل کے پاس کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ سندھ، بلوچستان اور پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگی ممبران سے ادب و احترام سے یہ دعوت کریں گے کہ سرحد اسمبلی کو اپنے لیئے بہترین راہ عمل قرار دیتے ہوئے آپ بھی یہ بل پاس کر کے مسلمان عورت کی عزت و آبرو، عفت و عظمت اور شرافت و نجابت کا تحفظ کریں تاکہ پاکستان کا مسلم تشخص عالمی طور پر نہ صرف ابھرے بلکہ تسلیم کیا جا سکے اسی میں فلاح و برکت ہے۔ اور نجات کی راہ ہے۔

گذشتہ دنوں تحصیل صوابی صوبہ سرحد میں پوست کے کاشتکاروں اور حکومتِ سرحد کا اندوہناک تصادم ہو گیا۔ جس سے کئی جانیں تلف ہو گئیں۔ ایک درجن سے زائد لوگ زخمی ہو گئے۔ اور خاصا مالی نقصان ہو گیا۔ حاجی محمد یعقوب جدون اور عبدالغفور جدون نے قومی اور صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا۔ قومی اسمبلی کے اجلاس میں ان کی حمایت میں بتیس کے علاوہ باقی تمام ارکان نے واک آؤٹ کر دیا۔ جدون اور صوابی کے علاقہ میں کشیدگی نقطہ عروج تک